

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 24/جون/2008ء بمطابق 19 جمادی الثانی 1429 ہجری بروز منگل بوقت صبح گیارہ بجکر  
پینالیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا اللّٰهَ فَاَنْسَلَهُمْ اَنْفُسَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ الْفٰئِزُوْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۸ تا ۲۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل یعنی روز (آخرت) کے لئے کیا سامان اکٹھا کیا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ (جنہوں نے اللہ کی احکام سے بے پروائی کی) اور جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے خود ان کی جانوں کو ان سے بھلا دیا، یہی لوگ تو نافرمان ہیں۔ دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے بھی برابر نہیں ہو سکتے جنت میں جانے والے ہی دراصل کامیاب لوگ ہیں۔

جناب اسپیکر: (وقفہ سوالات) جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنا سال نمبر 1 پکاریں۔ چونکہ Mover

نے درخواست بھیجی ہے چھٹی کیلئے وہ موجود نہیں ہیں ان کی طرف سے یہ گزارش اسمبلی کو آئی ہے کہ ہم اسکو

اگلے سیشن کیلئے ڈیفر کر دیں۔ Minister, Irrigation do you agree with that?

اسکو 28 تاریخ تک کیلئے ڈیفرفر کریں؟

اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): جی۔

جناب اسپیکر: 28 تاریخ کیلئے ان کو ڈیفرفر دیتے ہیں۔ محکمہ آبپاش و برقیات کے سوالات 28 رجون کے اجلاس کیلئے مؤخر کیئے جاتے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ وزیر قانون و پارلیمانی امور سرکاری دورے پر کوئٹہ سے باہر ہیں، انہوں نے رواں سیشن کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

معزز رکن اسمبلی میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب ذاتی مصروفیات کی وجہ سے 24-25 تاریخ کے اجلاسوں میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے درخواست دی ہے۔

محترم عبدالخالق بشر دوست صاحب وزیر بلدیات کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوں)

ضمنی مطالبات زر بابت سال 08-2007 پر رائے شماری۔ رواں اخراجات۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر

نمبر 1 پیش کریں۔ جی۔ Minister Communication is on point of order.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! ہمارے نصیر آباد میں امن و امان کا مسئلہ

ہے۔ دو تین دفعہ ہم لوگوں نے ایک وفد کی صورت میں آئی جی کے پاس گئے انہیں کہا کہ جی ہمارے

علاقے میں امن و امان کی صورتحال انتہائی خراب ہے۔ جہاں پر ہمیں دو تین سینٹر ڈی ایس پیز دے

دیں۔ اور چار تھانے ایسے ہیں جناب اسپیکر صاحب! ہوم منسٹر صاحب بیٹھے ہیں وہاں پر کوئی پولیس نہیں

ہے سرکار نے تھانے Sanction کیئے ہیں وہاں پر کوئی پولیس نہیں ہے۔ لہذا آپ کے توسط سے ایک

درخواست ہے ہوم منسٹر صاحب سے کہ یہ چار تھانے ہیں وہاں ہمیں فوری طور پر فورس دیں۔ کیونکہ تھانے

موجود ہیں لیکن پولیس نہیں ہے عجیب تماشہ ہے اس دور میں۔

جناب اسپیکر: ہوم منسٹر صاحب! آپ نوٹ کر لیں آئرن سبل منسٹر کی یہ پوائنٹ اور پھر آئی جی اپنی گورنمنٹ

سے آپ اس کو Take-up کریں۔ جی۔ Minister, Zakat is on point of order. آغا عرفان کریم (وزیر زکوٰۃ، حج و اوقاف): جناب! مستونگ سے آگے بلکہ قلات، سوراہ اور خضدار وہاں پر دانستہ طور پر صرف پانچ سے چھ گھنٹے بجلی دی جا رہی ہے۔ جناب! یہ سب کچھ کوئی سازش معلوم ہو رہا ہے۔ سابقہ دور میں آپ خود ڈپٹی اسپیکر تھے، تو یہ بجلی کے ٹاور کبھی سیلاب یا موسمی حالات کی وجہ سے یا دہشت گردی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ان کو نقصان ہوتا تو تین دن ہفتہ دس دن میں ان کی مرمت کی جاتی۔ تو جب سے یہ ہمارے نئے چیف ایگزیکٹو آئے ہیں یا ہمارے ایک اور آفیسر ہیں جو ہمارے اپنے علاقے کے ہیں میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں وہ اس وقت انچارج ہیں ان ریپنڈر اور ان چیزوں کا، تو دو دو مہینے لگ رہے ہیں۔ اور لو جو ایک گرم ہوا ہے اُس کو بہانہ بنا کر کہہ سب کی طرف لو چل رہی ہے تو ہم کام نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ہمارے اضلاع میں لوگوں کا ہمارا ایک ہی ذریعہ معاش ہے جو زمینداری ہے۔ تو کروڑوں روپے کا نقصان ہمارے باغات، فصلات۔ باقی فصل تو ختم ہو گئی ہے جو باغات ہیں وہ تھوڑے بہت بیج گئے ہیں۔ تو جناب! اس کے حوالے سے یہ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اپنے چیف منسٹر صاحب کے کہ یہ ریکارڈ میں لایا جائے۔

جناب اسپیکر: منسٹر اریگیشن اینڈ پاور یہ نوٹ کر لیں اور پھر اس کو QESCO سے Take up Please آپ کر لیں۔ جی محترمہ!

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): جناب اسپیکر صاحب! آج کے پیر میں ایک بیان دیا گیا ہے کہ تمام ایم پی ایز ڈیرہ بگٹی اور کوہلو کے علاقے میں اُن خواتین، بچوں اور عورتوں کی فلاح و بہبود کیلئے اپنی اسکیم سے یا فنڈ سے کچھ پیسے مختص کریں۔ میں فلور آف دی ہاؤس پر جناب اسپیکر صاحب! آپ کی بات کی تائید کرتی ہوں اور اپنی ترقیاتی اسکیم سے دس لاکھ روپے میں ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں دے رہی ہوں۔

جناب اسپیکر: شکریہ! Thank you جی بہت مہربانی۔

### مطالبات زر

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس صاحب مطالبہ زر نمبر 1 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 41 لاکھ 75 ہزار 6 سو 60 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی ایکسائز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 1 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زمرہ نمبر 1 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 2 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 45 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی اسٹامپ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 2 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زمرہ نمبر 2 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 3 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 23 لاکھ 64 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”چار جزموٹر وہیکل ایکٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 3 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زمرہ نمبر 3 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 4 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 94 لاکھ 21 ہزار 2 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”پنشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 4 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زمرہ نمبر 4 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 5 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 21 کروڑ 78 لاکھ 56 ہزار 4 سو 70 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی

جائے جو مالی سال ختم 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی پولیس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 5 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 5 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 6 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 97 لاکھ 58 ہزار 4 سو 80 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”جیل و قید خانہ جات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 6 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 6 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 7 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 کروڑ 1 لاکھ 1 ہزار 9 سو 70 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”سول ورکس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 7 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 7 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 8 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 58 لاکھ 59 ہزار 8 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”پبلک ہیلتھ سروسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 8 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 8 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 9 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 12 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”واسا“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 9 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 9 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 10 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 27 لاکھ 4 ہزار 3 سو 20 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”انتظامات، کھیل اور تفریحی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 10 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 10 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 11 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 34 لاکھ 9 ہزار 8 سو 50 روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”ثقافتی خدمات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 11 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 11 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 12 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 لاکھ 10 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 12 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 12 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 13 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 لاکھ 26 ہزار 5 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”اوقاف“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 13 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زمرہ نمبر 13 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 14 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 14 لاکھ 26 ہزار 9 سو 20 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”زراعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 14 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زمرہ نمبر 14 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 15 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 لاکھ 49 ہزار 6 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 15 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زمرہ نمبر 15 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 16 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 39 لاکھ 79 ہزار 7 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”امور حیوانات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زمرہ نمبر 16 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زمرہ نمبر 16 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زمرہ نمبر 17 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 47 لاکھ 41 ہزار 9 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا

کی جائے جو مالی سال تختتمہ 30/جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 17 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 17 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 18 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 کروڑ 68 لاکھ 51 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختتمہ 30/جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”آپاشی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 18 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 18 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 19 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 62 لاکھ 45 ہزار 4 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختتمہ 30/جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”ذیہی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 19 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 19 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 20 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 66 لاکھ 45 ہزار 6 سو 80 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختتمہ 30/جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 20 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 20 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 21 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 لاکھ 30 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختتمہ 30/جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”اسٹیشنری و طباعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 21 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زر نمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 22 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 31 لاکھ 11 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”معدنی وسائل (سائنسی شعبہ)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: یہ لفظ ختمہ ہے یا محترمہ ہے پتہ نہیں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): یہ لفظ ختمہ ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! اس کی انگلش ٹرانسلیشن چاہیے۔

جناب اسپیکر: وہ آپ کو اسمبلی سیکرٹریٹ دے دیگا۔ جی وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 22 پیش ہوا۔  
میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): جی۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 22 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زر نمبر 22 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 23 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 92 لاکھ 91 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ ٹرانسپورٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 23 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زر نمبر 23 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 24 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 19 لاکھ 41 ہزار 7 سو 80 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی پبلک سیفٹی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 24 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 24 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 25 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”ضلعی حکومت، پی ایچ ای، اور او اینڈ ایم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 25 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 25 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 26 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 2 لاکھ 77 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی ایلو کیبل رچی ایس ٹی پرو سیڈ (2.5%)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 26 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 26 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 27 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 72 لاکھ 50 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”قرضہ جات و ایڈوانسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 27 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زرنمبر 27 منظور ہوا۔

### ترقیاتی اخراجات

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 28 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 62 کروڑ 89 لاکھ 89 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال

تختتمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”جنرل پبلک سروسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 28 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زرنمبر 28 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 29 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 52 کروڑ 76 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال تختتمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”پبلک آرڈر اینڈ سیفٹی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
جناب اسپیکر: مطالبہ زرنمبر 29 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)  
مطالبہ زرنمبر 29 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 30 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 27 کروڑ 66 لاکھ 45 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال تختتمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”معاشی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

Mr. Speaker: Minister Communication on point of order.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! ایک تو وزیر خزانہ جو تحریک پیش کر رہے ہیں اس کی آواز نہیں آرہی۔ دوسرا جو انہوں نے مطالبہ زرنمبر 30 پیش کیا ہے۔ 4 ارب 27 کروڑ 66 لاکھ 45 ہزار روپے۔ یہ معاشی امور کیا ہے جس کے لئے اتنی بڑی رقم رکھی گئی ہے۔ اس کی تھوڑی detail وزیر خزانہ بتادیں؟

جناب اسپیکر: دیکھیں منسٹر صاحب ایک تو آپ گورنمنٹ کا حصہ ہیں اور جب یہ بجٹ اسمبلی میں آیا تھا ضمنی اور جو نئے سال کا وہ کابینہ نے منظور کیا ہے اور آپ کابینہ کے ممبر ہیں۔ تو یقیناً وہاں آپ نے سوچ سمجھ کر اس کی منظوری دی ہوگی۔ لہذا اگر آپ کو مزید معلومات چاہئیں تو اسمبلی سیکرٹریٹ دے گا۔

But you have been the part of that cabinet which has approved this budget, carry on.

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 30 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زر نمبر 30 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 31 پیش کریں۔

منسٹر صاحب آپ اس کینٹ کا حصہ ہیں آپ اس گورنمنٹ میں ہیں جس گورنمنٹ نے یہ بجٹ بنایا ہے اور جس دن بجٹ پیش ہو رہا تھا آپ بھی اس وقت موجود تھے اگر کوئی ریزرویشن تھی تو اس وقت آپ کہہ دیتے۔ جی وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 31 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 21 کروڑ 75 لاکھ 98 ہزار روپے سے متوازن ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”ماحولیاتی اقدامات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 31 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زر نمبر 31 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 32 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 ارب 31 کروڑ 57 لاکھ 94 ہزار روپے سے متوازن ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”ہاؤسنگ اور کمیونٹی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 32 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مطالبہ زر نمبر 32 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 33 پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 2 کروڑ 90 لاکھ 48 ہزار روپے سے متوازن ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ 30 جون 2008ء کے دوران بسلسلہ مد ”سماجی تحفظ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 32 پیش ہوا۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 32 منظور ہوا۔ ضمنی میزانیہ بابت سال 08-2007 منظور ہوا۔

سر دار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب اسپیکر صاحب! بجٹ تو ہم نے کینٹ میں واقعی منظور

کیا ہے اگر معزز ممبر ہمیں یہ بتائیں کہ مطالبہ زمر نمبر 30 میں یہ کہ آپااشی امور میں تقریباً روپے خرچہ ہے ہمیں وضاحت چاہیے کہ 4 ارب 27 لاکھ روپے جو خرچ ہو رہے ہیں اس کی تھوڑی سی وضاحت کہ یہ کس مد میں خرچ ہونگے۔

جناب اسپیکر: سید احسان شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب اسپیکر صاحب! یہ بات ٹھیک ہے کہ وزیر خزانہ کے پاس اس وقت شاید وہ معلومات نہ ہو لیکن میں خود یہ دیکھ کے حیران رہ گیا کہ جب پی ایس ڈی پی ہے تو ساری پی ایس ڈی پی کے اخراجات ہیں اور اگر پی ایس ڈی پی کی ایک مخصوص شدہ رقم جو پچھلی اسمبلی نے 2007-08ء کے لئے پاس کی ہے اس کے بعد یہ ذاتی اخراجات یہ ذرا تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب! آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ اس صوبے کا سات مرتبہ بجٹ پیش کر چکے ہیں تو میرے خیال میں آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہوگا اور جب یہ چیزیں اسمبلی میں آئی ہیں بجٹ ضمنی یا نئے سال کا تو یہ کیبنٹ نے بیٹھ کے پاس کیا ہے اور ان چیزوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں آپ کا مجھ سے زیادہ تجربہ ہے کہ اگر کوئی وضاحت طلب کی جاتی ہے تو کٹوتی کی تحریک کی صورت میں کی جاتی ہے جو کہ اس پر کسی معزز ممبر نے کوئی کٹوتی کی تحریک جمع نہیں کرائی۔ کیونکہ اگر وضاحت ہو کوئی اعتراض ہو تو کٹوتی کی تحریکیں اسی لئے آتی ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب اسپیکر صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے میں آپ کی بات کو بالکل تسلیم کرتا ہوں لیکن میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج نہیں ابھی نہیں لیکن ایوان کی معلومات کے لئے اور اخبارات کی معلومات کے لئے اگر منسٹر فنانس دوسرے دن تیسرے دن مطلب اس اجلاس کے دوران ذرا یہ وضاحت کریں کہ جب پی ایس ڈی پی کی اتنی رقم منظور ہوگئی تھی اس میں فرق ہو سکتا ہے ایک ارب کا دو ارب کا آگے پیچھے ہو سکتا ہے لیکن یہاں جو میں دیکھ رہا ہوں جناب! یہ تو کافی سارے پیسے ہیں کیا پی ایس ڈی پی کا سائز بڑھ گیا تھا اگر بڑھ گیا تھا یہ تو اتنے پیسے ہیں جتنا کہ وہ خود پی ایس ڈی پی Actual پی ایس ڈی پی تھی۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ صاحب! جب Wind up speech دینگے اس پوری بجٹ پر اس وقت

آپ اس پوائنٹ کو کلیئر کر دیجئے گا بہر حال اس وقت تو بجٹ منظور ہو چکا ہے ضمنی بجٹ، جی منسٹر کو آواہ! آغا عرفان کریم (وزیر زکوٰۃ، حج و اوقاف): جناب اسپیکر صاحب! جب ہم نے کیبنٹ میٹنگ میں یہ سپلیمنٹری بجٹ پاس کیا تھا یہ ہمیں دستاویزات نہیں دیے گئے تھے اور جیسے ہمارے ساتھی نے ذکر کیا یہاں تو جتنے اربوں کی بات ہو رہی ہے یہ Almost پی ایس ڈی پی کا جتنا ڈولپمنٹ -----

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں یہ کیبنٹ کے معاملات ہیں -----

آغا عرفان کریم (وزیر زکوٰۃ، حج و اوقاف): تو ہمیں کیبنٹ میں یہ دستاویزات کیوں نہیں دیے گئے تاکہ ہم ان کو پڑھ کے بجٹ کرتے جناب اسپیکر! وزیر خزانہ صاحب! آپ دو منٹ بیٹھیں اگر آپ سے پوچھا جائے تو آپ جواب دیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): دیکھیں یہ اخراجات میں جاننا ہوں کہ اس حکومت نے نہیں کیے ہیں یہ اگر کچھلی حکومت نے کیے ہیں تو کچھلی حکومت کے بعض ارکان یہاں اسمبلی میں موجود ہیں اور دوبارہ اسی کیبنٹ میں شامل ہیں یہ گزشتہ Elected گورنمنٹ کے دوران ہوئے یا یہ نگران گورنمنٹ کے چھ مہینے کے دوران ہوئے صرف یہ اسمبلی جاننا چاہ رہی ہے کہ یہ اخراجات جو کم از کم کتنے ہیں جتنا کہ وہ اور بجٹل پی ایس ڈی پی تھی اس کے تقریباً برابر ابھی آپ دیکھیں جناب والا! دو ارب ایک ہے چار ارب ایک ہے دو ارب ایک ہے۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب! یہ جب منسٹر Wind up speech دینگے اس میں یقیناً اس کی clarify کریں گے۔ جی۔ Minister Sports Shah Nawaz Murree on a point of order.

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل و ثقافت): تو حق ہے یہ کوئی نہ ایک کروڑ ہے نہ دو کروڑ ہے نہ تین ہے یہ آپ دیکھیں یہ چار ارب ستائیس کروڑ روپے ہیں یہ کہیں وہ (ق) لیگ کو تو پیسے نہیں دیے گئے کہ آپ الیکشن جیتیں ہمیں تو یہ خطرہ ہے ہمیں اس کی تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: دیکھیں اس کے لئے جو طریقہ کار ہے کٹوتی کی تحریکوں کے ذریعے آتا ہے آپ کو جب ایجنڈا ملا تو ممبر صاحبان کو کٹوتی کی تحریک اگر وہ چاہتے تو پیش کر سکتے تھے جہاں تک یہ بجٹ آیا ہے یہ

کیبنٹ سے منظور ہو کے آیا ہے جی مطیع اللہ صاحب! آپ بجٹ پر بحث کریں گے کیونکہ۔۔۔۔۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب! احسان شاہ صاحب اور اسلم بزنس صاحب اور دوسرے دوستوں نے بولا میں اسی تسلسل میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر یہ ایک مقننہ ہے اور ایک منتخب ادارہ ہے تو پھر اس کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جی دو مہینوں میں جو اخراجات ہوئے ہیں یا تین مہینوں میں جو جام صاحب نے جاتے جاتے ہاتھ پھیرا ہے اس کا کم از کم اس قوم کو اس کی اسمبلی کو اس کے منتخب ایوان کو یہ بتایا جائے کہ وہ کس کھاتے میں تھا کیا مسلم لیگ کے امیدوار کو پیسے دینا میں آپ کی بات نہیں کر رہا ہوں آپ بھی شاید اسی ٹکٹ پر الیکشن لڑ کر آئے ہیں آپ نہیں گھبرائیں میں ان کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: مجھے اللہ نے ہمت دی ہے میں گھبراتا نہیں ہوں جی۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): ہمیں یہ بتایا جائے کہ اربوں روپے اس قوم کے خرچ ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر قیہ ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): جناب اسپیکر صاحب! جمعیت اور بی این پی (عوامی) ہمارے اتحادی تھے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر اس طرح بولنا مناسب نہیں ہے۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! یہ جو اخراجات ہوئے ہیں یہ جام صاحب کے آخری جو رسومات ادا ہو رہے تھے ان دنوں میں ہوئے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب اسپیکر صاحب! جو الفاظ یہاں استعمال کیے گئے ہیں وہ مناسب نہیں ہے اس سے ذاتی طور پر آپ خوش ہو رہے ہیں لیکن یہ اسمبلی کے لئے مناسب بات نہیں ہے کہ ایک Elected Chief Minister کے لئے اس طرح کی زبان استعمال کرنا درست نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! میں نے نہ بی این پی (عوامی) کی بات کی ہے نہ میں نے مسلم لیگ کی بات کی نہ میں نے نگران حکومت کی بات کی حالانکہ اس وقت اسی حکومت میں انہی دوستوں کی جماعت تھی میں اس کا بینہ کا حصہ تھا اور یہاں زیادہ تر لوگ یہ جونسٹر ہیں یہ بھی اس کا بینہ میں تھے۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب! ضمنی بجٹ منظور ہو چکا اب آپ کیا بحث کر رہے ہیں؟

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): دیکھیں مقررین سے زیادہ تو آپ بولتے ہیں آپ دوسروں کو تو سنیں تو سہی جناب!  
جناب اسپیکر: لیکن ضمنی بجٹ تو منظور ہو چکا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): منظور ہو گیا جس پر اعتراضات ہیں میں ان کی۔۔۔ میں نے جو گزارش کی ہے اور سردار اسلم نے اور باقی دوستوں نے ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ جو ڈویلپمنٹ کے اخراجات ہیں یہ آخر میں نگران حکومت کے دور میں ہوئے ہیں یا کچھلی حکومت کے دور میں ہوئے ہیں ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اتنے پیسے ہیں جتنا کہ اس پی ایس ڈی پی کے سائز سے بھی زیادہ آئیں گے یہ پیسے کس نے خرچ کیے ہیں ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں اور اس کے لئے خدا نخواستہ نہ کسی کو الزام دے رہے ہیں نہ اس وقت کے پی ایس ڈی کے منسٹر کو الزام دے رہے ہیں نہ اس وقت کے چیف منسٹر کو الزام دے رہے ہیں ان کا حق تھا آج اس حکومت کے پاس جو اختیارات ہیں ظاہر ہے وہی اختیارات اس حکومت کے پاس تھے یہ بات نہیں لیکن صرف جاننے کا حق تو ہم رکھتے ہیں کہ جناب والا! یہ کہاں خرچ ہوئے ہیں کیسے خرچ ہوئے ہیں؟

جناب اسپیکر: دیکھیں وہ میں نے کہہ دیا کہ منسٹر فنانس جب Wind up speech بجٹ پر دینگے اس میں یہ Clarify کر دینگے۔ جی منسٹر فارسٹ!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات): میں سمجھتا ہوں کہ ماضی کے معاملات چھوڑ دیں اور مستقبل کے لئے سوچھا جائے اور میں یہ تمام اراکین کا بینہ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ کابینہ کے مسائل کو اس فلور پر نہ لایا جائے ہمیں وہاں پی ایس ڈی پی مہیا کی گئی ہے اور ہم نے اس پر دستخط کیے ہیں اگر اس طرح ہم ماضی کے معاملات چھیڑتے ہیں تو ہم جتنا وقت گزاریں گے دو سال تین سال مستقبل میں جو حکومت آئیگی وہ ہمارے معاملات کو چھیڑیں گے اس قسم کی روایات نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ! جی منسٹر پراسیوشن!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیوشن): جناب اسپیکر صاحب! ہم سب یہاں اسمبلی میں آئے ہیں میرے خیال میں پڑھے لکھے لوگ ہیں اور میرے خیال میں ہم ایک Tribal system کو

Representing کرتے ہیں جب کہ اسمبلی ایک بہت مقدس ادارہ ہے اور جب ہم اس میں بات چیت کرتے ہیں میرے خیال میں ہمیں شائستگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور مسلسل میں یہ چیز نوٹ کر رہی ہوں کہ جب بھی اسمبلی میں یا کہیں پر بھی جو بات ہوتی ہے تو (ق) لیگ کو اسپیشل نشانہ بنایا جاتا ہے میرے خیال میں چھپلی گورنمنٹ میں جو بھی اقدامات ہوئے وہ ایک اتحادی گورنمنٹ تھی اس میں تمام لوگ اس کے پورے پورے شریک تھے اب وہ اس چیز سے ہٹ جائیں تو یہ ایک اور بات ہے تو آگے جو بھی حالات آرہے ہیں یہ کوئی بات نہیں ہم بھی بہت کچھ کہہ سکتے ہیں لیکن کہنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے میں بار بار یہ کہو گی اور میں آخری بار یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ پلیز اگر آپ لوگ مل کے کام کرنا چاہتے ہیں ہم ایک اچھی نیت سے ایک اچھے مقصد کے تحت ہم صوبے کی خدمت کے لئے آئے ہیں ہم اس میں تمام گورنمنٹ کی Unconditional favor کے ساتھ آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم صوبے کے لئے کام کریں اگر اسی طرح کے ناشائستہ الفاظ استعمال ہوتے رہے تو میرے خیال میں اس طرح سے چلنا زیادہ دیر نہیں چلے گا۔

جناب اسپیکر: جی عبدالرحمن مینگل!

جناب عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): جناب اسپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے پانچ سال میں (ق) لیگ نے جو دہشت گردی جو فوجی آپریشن جو قتل و غارت گری بلوچستان میں کی یہ دنیا کو معلوم ہے اور اس وقت کی گورنمنٹ میں شامل جو بھی جماعت تھی وہ بھی برابر کے شریک تھی یہ ڈھکی چھپی کوئی بات نہیں ہے کہ سورج کو انگلی سے چھپانے والی بات ہے۔

جناب اسپیکر: اب بجٹ پر عام بحث شروع ہو رہی ہے Controversy شروع کر رہے ہیں آپ۔  
مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر صاحب! یہ معزز خاتون رکن نے پڑھے لکھے کی بات ہے جب کہ خود الفاظ کہتے ہوئے انہوں نے بہت بڑی غلطی کی یہ مقدس نہیں ہے یہ ایوان یہ معزز ضرور ہے مقننہ ضرور ہے قانون ساز ادارہ، مقدس تو کعبۃ اللہ ہے یا مدینہ پاک ہے یا بیت المقدس ہے یا پھر ہمارے مساجد ہیں یہ مقدس نہیں ہے الفاظ صحیح کریں۔

جناب اسپیکر: جی مطیع اللہ صاحب آپ بجٹ پر تقریر کریں، جی صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): حالانکہ ماضی کی حکومت کا پیپلز پارٹی حصہ نہیں رہی آپ نے فرمایا کہ جی کٹوتی کی تحریک کوئی پیش کرے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم حکومت کا ایک حصہ ہیں کٹوتی کی تحریک اپوزیشن والے پیش کرتے ہیں بنیادی بات یہ تھی کہ یہ حق رکھتے ہیں یہ چار ارب ستائیس کروڑ چیا سٹھ لاکھ پینتالیس ہزار روپے یہ ہمارے دور کے اور نواب صاحب کی حکومت کو بنے ہوئے ڈھائی تین مہینے ہوئے ہیں یہ پرانے اخراجات ہیں یہ فلور پر پوچھنے کا حق رکھتے ہیں ان تحریکوں کی کوئی مخالفت نہیں کر رہا لیکن یہ معلوم تو کم از کم اس ایوان میں اس فلور پر یا ادھر جو معزز اراکین اسمبلی بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب! جب Wind up speech دینگے فنانس منسٹر اس وقت Clear کر دینگے جی مطیع اللہ صاحب! Minister food on point of order!

حاجی علی مددجنگ (وزیر خوراک): جناب اسپیکر! آج یہاں اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہم سب بھائیوں کی طرح ہیں بجٹ کی بات ہو رہی ہے کوئی ساتھی کسی پارٹی کا نام لیتا ہے وہ کسی پارٹی کا نام لیتا ہے ہم جتنے بھی ہیں یہاں پارٹی جس کا جس پارٹی سے تعلق ہو ہم باید آج بجٹ پر بحث اس کی منظوری یا دوسری چیزوں پر بات کریں اگر ہم اس طرح کی باتوں پر جائینگے میں سمجھتا ہوں یہ اچھی چیز نہیں ہے ہم سب آپس میں بھائی ہیں بھائیوں کی طرح ہم بیٹھیں (ڈیسک بجائے گئے) یہ نہیں کہ ہم ایک دوسرے کو Target کریں میں سمجھتا ہوں یہ اس معزز ایوان کے لئے اچھا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ok جی مطیع اللہ صاحب!

سید مطیع اللہ آغا (ڈپٹی اسپیکر): بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی) جناب اسپیکر! بجٹ 2008-09ء پیش ہوا ہے سب سے پہلے میں جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم ریسانی صاحب اور منسٹر فنانس جناب محمد عاصم گیلو صاحب کو موجودہ صوبائی حکومت کا پہلا ٹیکس free بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ قرآن کریم میں اللہ پاک فرماتا ہے (عربی) کہ میرا شکر یہ ادا کرنے پر انشاء اللہ العزیز آپ کو نعمتیں اللہ تعالیٰ دیگا اگر ہم لوگ ناشکری کریں تو ہم لوگوں کے لئے عذاب سخت ہے تو حکومت کے اس بجٹ پر بلوچستان کے جو حالات تھے اور بلوچستان کے جو اوور ڈرافٹ تھے اور ان نازک حالات میں جو بلوچستان کا بجٹ پیش ہوا وہ عوام دوست اور قابل ستائش ہے اور ساتھ ساتھ جناب اسپیکر!

بلوچستان کے جو Over all, Law and order situation is very bad بلوچستان میں جو حالات ہیں ابھی لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بلوچستان کے لوگ بلوچستان کے عوام امن چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے جب ہم لوگوں کی حکومت بنی بلوچستان کے اسی دن سے جو کرائمز جو حالات روز بروز خراب ہو رہے ہیں روزانہ چار پانچ بندے مر رہے ہیں اس کے حوالے سے بھی سوچنا ہوگا۔ جناب اسپیکر! ابھی بلوچستان کے عوام اتنے تنگ آکر کہ بجٹ کو کیا کرتے ہیں جو لوگ پریشان ہیں This is very big problem to all people in the Balochistan.

بلوچستان کے عوام آج بہت پریشان ہیں تو اس حوالے سے جناب اسپیکر! میں آپ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب اور یہاں کے جو منسٹر ہوم اور معزز اراکین ان کی ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس پر ایک سنجیدہ غور ہونا چاہیے کہ جس وقت حکومت بنی تو یہ حکومت ناکامی کی طرف جا رہی ہے تو لوگ اس بات پر بہت پریشان ہیں جناب اسپیکر! تو This is my suggestion میری بھی یہ تجویز ہے کہ بلوچستان کے عوام بجٹ نہیں چاہتے ہیں وہ امن چاہتے ہیں اور اسلام میں بھی پہلے امن پھر Economy جناب اسپیکر! میں ایک مثال دے رہا ہوں کہ 23 مئی کو میرا بھتیجا ہزار گنجی سے اغوا ہوا ہے میں نے بار بار وزیر اعلیٰ بلوچستان اسلم رئیسانی کو Convey بھی کیا ہے اس کو معلومات بھی دی ہوئی ہیں اور ہوم منسٹر کے پاس بھی ہم دو تین دفعہ گئے تو اس صورت میں ہم بالکل پریشان ہیں تو ان حالات کے تناظر میں اگر اس پر سنجیدگی سے غور نہیں ہوگا تو روز بروز حالات بگڑ جائیں گے اور خاص کر جناب اسپیکر! میری معلومات کے مطابق بلوچستان میں جو Crisis ہو رہے ہیں حالات خراب ہو رہے ہیں شاید اس میں بیرونی ہاتھ بھی ہے تو اس حوالے سے جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے میری سی ایم صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس پر وہ سنجیدگی سے غور کریں اور یہ بندہ جو ہزار گنجی سے اغوا ہوا ہے اس کو جلد از جلد Trace کیا جائے تو میں یہی بات آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ عوام اس وقت بجٹ کی صورت میں نہیں ہیں وہ امن چاہتے ہیں تو اس حوالے سے میں نے یہ جو بجٹ کی Speech تھی مگر مجھے یہ لگتا ہے کہ یہ بات سب سے اہم ہے کہ ہم امن وامان پر توجہ دیں اور اس کو برقرار رکھنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے اسی فلور سے تاکہ

اس پر سنجیدگی سے غور کریں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب اسپیکر: زمرک خان۔

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے میں نواب محمد اسلم ریسانی صاحب اور وزیر خزانہ کو متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ان کی کاوشوں سے جو انہوں نے پارلیمانی لیڈرز اور صوبائی وزراء کی جو کمیٹی بنا کے اسلام آباد ہم گئے ہوئے تھے اور وہاں پر وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی سے ملاقات کر کے انہوں نے بلوچستان کے عوام کے لئے بلوچستان کے غریب عوام کے لئے یہاں کی گورنمنٹ کے لئے اور ہمارے ممبرز کا خیال کر کے جو ہمارے ساتھ تعاون کیا ان کے بھی ہم مشکور ہیں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے تو ہمارے بلوچستان کا جو بجٹ تھا اس میں بہت زیادہ مشکل پیش آتی اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ہم شاید پیش بھی نہیں کر سکتے اور انہوں نے ہمارے ساتھ جو جی ڈی ایس میں تین ارب روپے اور اپنے ذاتی فنڈ سے تین ارب روپے جو ہمارے لئے مختص کر دیئے وہ بھی ایک بہت بڑا کارنامہ تھا کیونکہ صوبائی بجٹ کا حجم 11.58 فیصد تھا اور جو ترقیاتی فنڈ میں 15 ارب 74 کروڑ روپے اس تناظر میں یہ بھی ایک مناسب کافی حوصلہ افزا بجٹ ہے اور ہماری گورنمنٹ نے جو اس بجٹ میں تعلیم، صحت، جنگلات، لائیو اسٹاک، زراعت جو بھی یہاں کے عوام کے لئے انہوں نے رکھے ہیں۔ نوکریاں یہاں کے بیروزگار گریجویٹس اور بیروزگار عوام کے لئے جو رکھے ہیں یہ بھی ایک اچھا اقدام ہے اور ہمیں چاہیے کہ یہاں پر اسکولوں کو ہم بہتر طریقے سے چلا سکیں جہاں پر آپ Remote control area میں جائینگے ہمارے تو اسکول بنے ہوئے ہیں یہ بھی میں Request کرونگا معزز اراکین سے جناب اسپیکر! ہم تو اسکول بناتے ہیں کمرے بناتے ہیں لیکن پھر پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ وہاں پر ٹیچر ہے یا نہیں ہے ہمیں آباد کرنا چاہیے وہاں پر ٹیچرز کو دینے کے لئے اور پھر اس کے بعد جب ہم سٹوڈنٹ دینے ہوئے کالجز ہم نے دیئے ہیں کیڈٹ کالجز دیئے ہوئے ہیں تو امید ہے کہ ایجوکیشن میں ہم بہت آگے نکل جائینگے انشاء اللہ اگلے ادوار میں صحت میں بھی یہی ہے کہ ہمارے ڈی ایچ یوز بنے ہوئے ہیں بڑے بڑے ہسپتال جو چھلی گورنمنٹ نے بنائے تھے ایسا بھی ہوا ہے کہ وہاں کی آبادی کے لحاظ سے آپ جائینگے تو میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ بیس پچیس گھروں پر مشتمل جو چھوٹے

گاؤں ہیں ان کو پچاس پچاس بستروں کا جو ہسپتال مہیا ہوا ہے اس سے بھی گورنمنٹ کو نقصانات ہو رہے ہیں ہماری PSDP آگے چلی جاتی ہے اور ہم وہ جو اوور ڈرافٹ ہے یہ تو وہی اوور ڈرافٹ جو ہمیں مل رہے ہیں ہمیں دیکھنا چاہیے کہ جن کا حق ہوتا ہے ان کے لئے ہسپتال بنانے چاہیے جہاں پر ایک آبادی ہو جہاں پر لوگ ہوں تو وہاں پھر بنا کے ڈاکٹر دینے چاہیے ڈاکٹر نہیں ہیں۔ میں اپنے گاؤں کی بات کروں کہ ہمارے پاس پچاس برس پرانی ڈی ایچ یو ہے وہاں پر کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہے ہمارے ڈاکٹر وہاں پر نہیں جاتے ہیں دور علاقوں میں ہمارے اکثر ٹیچرز وہاں پر نہیں جاتے ہیں تو اس طرح جو بھی زراعت میں ہے ان شعبوں میں بہت سے جو رکھے ہوئے ہیں ڈیز کے لئے اور وفاقی حکومت سے بھی ہمیں تین ہزار نو سو جو نو کریا ملی ہیں ان سے بھی بیروزگاری پر بہت فرق پڑے گا۔ پہلا مسئلہ میں بتاؤں ہماری گورنمنٹ کے لئے سب سے پہلے جو مطیع اللہ آغا صاحب نے کہا کہ امن و امان کا مسئلہ ہے روز بروز بگڑ رہا ہے لیکن بگڑتے ہوئے ابھی کچھ سنبھل گیا ہے پندرہ دن پہلے یا مہینہ پہلے جو ہو رہا تھا ہم سب کو اس پر افسوس ہوا ہے کہ بے گناہ لوگ جو مارے جاتے ہیں کون مارتے ہیں یہ تو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ کوئی قوم پرست یا ترقی پسند سوچ رکھنے والے آدمی وہ کارکن ہوتے ہیں وہ اس طرح کے اقدام نہیں کر سکتے پہلے بھی میں نے کہا کہ اس گورنمنٹ کو اس جمہوری گورنمنٹ کو ناکام کرنے کے لئے انہوں نے یہ طریقہ کار اپنایا ہوا ہے اس کو حل کرنے کے لئے بہت سی کامیابی ہوئی ہے یہاں تک کہ پورے پاکستان کو آپ لے لیں تو میرے خیال سے صوبہ پشتونخواہ میں جتنی کامیابی ہوئی ہے خود کش حملے بند ہوئے ہیں یہ نہیں تھا کہ یہاں پر کوئی طالب کے نام سے پشتونوں کو مارا جاتا تھا یا دہشت گرد کے نام پر پشتونوں کو مارا جاتا تھا یہ کوئی وہ نہیں تھا ہمارے اسفندیار ولی خان صاحب نے بھی یہی کہا تھا کہ کوئی دہشت گرد نہیں ہے پشتون بہت محبت کرنے والی پیار کرنے والی قوم ہیں تو بہت فرق پڑا ہے اور سب سے بڑا بحران جو آج کل ہمارے صوبے کے لئے بجلی کا ہے نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! چیف ایگزیکٹو سے ہم نے دس ملاقاتیں کیں وہ یہی بتا رہے تھے میں بھی خود ایک انجینئر ہوں ٹیکنکل آدمی ہوں جانتا ہوں کہ کس طرح لوڈ شیڈنگ میں کیا Fault ہوتا ہے اور کس طرح بجلی مکمل کی جاتی ہے ٹاورز اڑ جاتے ہیں یا اڑائے جاتے ہیں ڈیڑھ مہینے میں تو لوگ پوری لائن بچھاتے ہیں لیکن ان لوگوں میں کتنی سستی ہے کہ

پانچ چھ ٹاور ڈیڑھ مہینے میں نہیں بنا سکتے ہڑتالیں ہوتی ہیں Strike ہوتے ہیں روڈ بند ہو جاتی ہے یہاں تک کے کل بھی انہوں نے ایک Ultimatum دی ہوئی ہے کہ کل اگر بجلی ٹھیک نہیں ہوئی تو پورا جو ہمارا پشتون بیلٹ ہے یہ کپلاک سے لیکر قلعہ عبداللہ تک سب روڈ بلاک ہو جائیگی تو میری Request وزیر اعلیٰ صاحب سے Personally یہ ہے کہ یہاں پر جو بھی ان کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں چاہے وہ چیف انجینئر ہے چاہے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹ کے اہلکار ہیں ان کے بس کی بات نہیں ہے وہ وفاقی حکومت سے رابطہ کر لیں اور وہاں کے جو وفاقی منسٹر ہے واپڈا کے جو Personally اس میں وہ Interest لے رہے ہیں ہمارے فروٹ پھل تباہ ہو گئے ہیں ہماری کھیتی باڑی جتنی بھی ہو رہی تھی وہ بھی تباہ ہو گئی ہے لوگ تو مر رہے ہیں کوئی آدمی اتنا مست نہیں ہے کہ وہ کنکریٹ کی روڈ پر بیٹھ کے اس گرمی میں روڈ بلاک کرے اور لوگوں کو پریشانیاں ہو رہی ہیں مریض ہسپتال تک پہنچ نہیں سکتے ہیں تو نواب صاحب سے Request ہے کہ وہ آج وفاقی حکومت سے رابطہ کر لیں اور اس کو حل کریں جناب اسپیکر صاحب! ہمارا صوبہ اگر رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے معدنی وسائل کے لحاظ سے سب سے امیر صوبہ ہے اور غربت کے لحاظ سے سب سے پیچھے ہے سب سے غریب صوبہ ہے۔ گیس، یہ ہماری معدنی وسائل میں سے نکلتی ہوئی گیس ہے پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے لوگ اس سے فائدے اٹھاتے ہیں کارخانے چلتے ہیں لوگ چولہے جلاتے ہیں لیکن افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بلوچستان کی ایک ہی پرسنٹ Areas کو گیس نہیں ملی ہے اور اس گورنمنٹ کی میں اس چیز کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے سوراب کو گیس فراہم کیا۔ ہمارے ہرنائی کے لوگوں نے یہ کہا تھا کہ اس مل کو نہ بیچا جائے اس کو چلانے کی ہم ذمہ داری لیتے ہیں حکومت سے ہماری یہ گزارش ہے خود فیڈرل گورنمنٹ سے گزارش کرتے ہیں یہ جو نیلام کیا ہوا ہے اس کو کینسل کیا جائے ہمارے عوام کے لئے اس کو دوبارہ چلایا جائے۔ ہم اس کے لئے ذمہ دار ہیں۔

جناب! پانچواں مسئلہ جو ہمارے صوبے کا ہے وہ ہرنائی سب لائن ہے جو کہ بند ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کو دوبارہ چلایا جائے کیونکہ روز بروز پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں اوپر جا رہی ہیں ایک واحد ذریعہ لوگوں کے لئے آسان اور سستا وہ ریلوے ہے اس کو بحال کیا جائے ریلوے کو سٹہ بوستان لائن کو اکھاڑا گیا ہے اس کو نیلام کر دیا گیا ہے اس کو دوبارہ چلانا چاہئے اور جناب اسپیکر! ہمارے صوبے میں مومن سون کی بارشیں

ہوتی ہیں حالات اتنے خراب ہیں کہ بجلی کے نہ ہونے سے پانی نہیں مل رہا ہے اس کے لئے ڈیم اور ڈیلے ایکشن ڈیم بنانے چاہئیں آئندہ اس کے لئے فنڈ رکھے جائیں اور ہمارا جو واٹر لیول ہے بالکل ختم ہو گیا ہے ہمارے حلقے میں لوگ دو دو کلومیٹر پانی کی لائن بچھا کر اپنے باغوں کو سیراب کر رہے ہیں تو اس پانی کو جب ہم سٹور کریں گے تو اس سے ہمارا واٹر لیول اوپر آئے گا جو ہماری زراعت ہے اس پر اچھے اثرات مرتب ہونگے۔ جناب اسپیکر! روڈ کے جو ہمارے حالات ہیں اس کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ قلعہ عبداللہ چمن کو سڑ روڈ ہے اور یہاں تک ہرنائی روڈ ہے جو قلات کی روڈ ہے جس کمپنی کو یہ ٹھیکہ ملا ہوا ہے ہم ڈیڑھ دو سال سے یہ چیختے چلاتے آ رہے ہیں کہ خدا کے لئے ہم تباہ ہو گئے ہیں کہ ہم دو گھنٹے کا سفر چھ گھنٹے میں کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ حالت بنائی ہے جو بنی بنائی روڈ تھی اس کو بھی خراب کر دیا ہے اس کے لئے یہ ہونا چاہئے تھا کہ پہلے دس کلومیٹر روڈ بناتے پھر آگے کام کرتے این ایچ اے کو کہنا چاہئے نواب صاحب کو Request کرتے ہیں کہ وہ اس کے چیئرمین کو کہے اگر یہ کام کر سکتا ہے جلدی کریں نہیں تو اس کو بلیک لسٹ کیا جائے۔ اور کسی کنٹریکٹر کو یہ ٹھیکہ دیا جائے اور اس پر بعد میں فوری طور پر کام شروع ہو جائے۔ جناب! یہ میری کچھ گزارشات تھیں اور بجٹ کے حوالے سے یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے یہ مشکل بجٹ ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس صوبے کو آگے چلائیں اور یہاں جو بھی باتیں ہوتی ہیں جو ترقیاتی اخراجات ہیں پہلے اخراجات کو بھی دیکھنا چاہئے معلومات لینی چاہئیں اور پی ایس ڈی پی میں جو ساڑھے آٹھ ارب کا خسارہ ہے آج یہ پندرہ سولہ ارب سے بھی اوپر جا رہا ہے کم از کم اس کی تفصیل دینی چاہئے میں معزز ارکان سے Request کروں گا کہ احتساب ہونا چاہئے سب کا ہونا چاہئے جو پچھلی حکومت ہے اس کا احتساب ہونا چاہئے یہ نہیں کہ ہم پچھلی باتیں بھول جائیں۔ ہم ایسے نہیں چل سکتے ہیں اور اگر بھولیں گے تو پھر ہم آگے بھی نہیں چل سکتے ہیں ہم آگے دیکھ کر چلیں اور احتساب سب کا ہوا عوام کی طرف سے ہونا چاہئے یہ نہیں کہ نیب سے ہونا چاہئے فلاں سے ہونا چاہئے عوام ان کا احتساب کریں۔ جس نے ہمیں Elect کیا ہوا ہے وہ ہمارا احتساب کریں باہر کے لوگ ہمارا احتساب کرنے نہیں آئیں گے اور جتنے اخراجات ہوئے ہیں ان کو منظر عام پر لا کر لوگوں کے سامنے پیش کریں کہ یہ کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے اور آئندہ جب ہمیں ایک سال کا یا دو سال کا موقع ملے کم از کم اس کو دیکھ کر چل سکتے ہیں ورنہ

ہماری حالت بھی وہی ہوگی کہ جب ہم روڈ پر نکلیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہوا ہے۔ شکر یہ جناب!

(اس دوران جناب ڈپٹی اسپیکر گرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: فوزیہ میری۔ منسٹر فنانس ہاؤس میں آجائیں۔

ڈاکٹر فوزیہ نذیر میری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! بجٹ 2008-09 گزشتہ روز سے اس ایوان میں پیش کیا جا چکا ہے جو کہ وسائل کے لحاظ سے ایک قابل قبول بجٹ ہے۔ جناب! اس حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے لیکن عوامی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں چند گزارشات ضرور کرنا چاہوں گی مجھے یقین ہے کہ یہ ایوان ان مسائل پر ضرور غور کر کے اپنا زمین پرستی کا حق ادا کر سکے گا۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلا اور اہم مسئلہ جو کہ صوبائی محرومیوں کا ہے جس کا ذکر معزز وزیر خزانہ صاحب نے کچھ اس طرح سے کیا ہے کہ بلوچستان گونا گوں معاشی اور معاشرتی مسائل اور چیلنجز کا شکار رہا ہے جن میں غربت ناخواندگی غیر ترقی یافتہ وسائل بے روزگاری غیر مستحکم ادارے اور قدرتی وسائل سے بھر پور استفادہ نہ کرنے کا فقدان شامل ہے۔ یعنی یہاں ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی بنیادی ڈھانچہ نہیں ہے اگر ہم یہاں پاکستان کے کسی اور صوبے سے اس کا مقابلہ کریں چلیں اس کے لئے پنجاب کی مثال لیتے ہیں اس کے پاس سڑکیں ہیں۔

جناب عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): کورم پورا نہیں ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی دیکھیں سیکرٹری صاحب۔ ہاں برابر ہے سترہ ممبر بیٹھے ہوئے ہیں محترمہ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

ڈاکٹر فوزیہ نذیر میری: یعنی ہم یہاں اعتراف کرتے ہیں کہ یہاں ہمارے پاس بنیادی ڈھانچہ نہیں ہے اگر ہم پاکستان کے کسی اور صوبے کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں اس کے پاس سڑکیں ہیں ہسپتال ہیں پانی ہیں اسکول ہیں کہنے کا مقصد ہے کہ اس کا بنیادی ڈھانچہ مضبوطی سے بنا ہوا ہے ہمارا ترقیاتی بجٹ 71 ارب 74 کروڑ 20 لاکھ روپے ہے اور پنجاب کا ترقیاتی بجٹ 160 ارب روپے کا ہے یہ تو سراسر زیادتی ہے دو صوبوں کے درمیان اتنا فرق کیوں ہے؟ اب وفاق کو چاہئے کہ ہمیں اسپیشل ڈویلپمنٹ کے لئے سالانہ پچاس ارب روپے کا ترقیاتی پروگرام دے۔ جناب اسپیکر! ہمارا صوبہ بلوچستان

Food deficit کا شکار بنا ہوا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ تو Food surplus کہلائے جناب اسپیکر! چند تجاویز پیش کروں گی کہ ہمارا صوبہ Food surplus اور فوڈ باسکٹ ثابت ہو۔ ہمارے پاس تقریباً دو کروڑ زمین آبی ذخائر نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک غیر آباد ہے جس کو آباد کرنے کے لئے چالیس سے پچاس Seasonal river اور پندرہ بڑے River کی ضرورت ہوگی۔ اگر حکومت بڑے دریا کے ساتھ Seasonal river پر چھوٹے ڈیم چیک ڈیم یا ڈیلے ایکشن ڈیم بنائے اس سے بہت سارا رقبہ زیر کاشت آسکتا ہے تو یہ پانی زراعت کے ساتھ پینے کے بھی کام آئے گا ہمارے لائیو سٹاک کو بھی فروغ ہوگا۔ جناب! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ پورا پاکستان اس وقت بجلی کے شدید بحران سے دوچار ہے حکومت ڈیم کے علاوہ مختلف طریقے سے بجلی پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہے ہمارا صوبہ بلوچستان جہاں اللہ تعالیٰ نے اس کو بیش بہا نعمتوں سے نوازا ہے ہمارے وہاں چند ایسے علاقے ہیں جیسے نوکنڈی، مائیکیل اور تفتان ان علاقوں میں تیز ہوائیں چلتی ہیں تو کیوں نہ ہم ونڈ پاور کو استعمال کر کے بجلی کو پیدا کریں تاکہ یہ علاقے اپنی ہی بجلی پیدا کریں اور یہ صوبہ بجلی کے عظیم نقصان اور بحران سے بچ جائے۔ جناب اسپیکر! اب میں بلوچستان کی گیس کی امتیازی قیمت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی گیس کی قیمت 22 روپیہ برٹش تھرمل فی یونٹ تھی اب 47 روپے برٹش تھرمل فی یونٹ ہو گئی ہے جبکہ سندھ اور پنجاب کی گیس کی قیمت 250 روپیہ برٹش تھرمل فی یونٹ ہے لہذا اس فرق کو سامنے رکھ کر حکومت بلوچستان انتظامی حکم کے ذریعے پرائم منسٹر سے Wheel کی قیمت میں اضافہ کروائے۔ اگر مطالبہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے تو پھر حکومت بلوچستان کو چاہئے کہ گیس پرائیکس لگائے اور اپنے عوامی حکومت ہونے کا ثبوت دے۔ جناب اسپیکر! مجھے یہاں بہت دکھ کے ساتھ یہ بات کرنی پڑ رہی ہے کہ نقل مکانی کر جانے والے لوگوں کی بحالی کے لئے کوئی پالیسی وضع نہیں کی ہے میں اس کے لئے گزارش کرتی ہوں کہ ان کی دوبارہ آباد کاری کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی اسپیکر: رستم خان جمالی صاحب!

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسٹرنل ریلیشنز اینڈ ٹیکسیشن): بسم اللہ الرحمن الرحیم - Thank you

Mr. Speaker بجٹ کے حوالے سے تو سب نے Speeches کی ہیں میں اپنا حلقہ جعفر آباد کے

بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ Request to my CM ہمارے وہاں کیڈٹ کالج جعفر آباد بن رہا ہے اس میں ہماری جو کالونی ہے اس کے لیے جتنا پیسہ رکھا گیا تھا وہ ابھی تک Release نہیں ہوا ہے ہمارے وہاں کے جتنے بھی Students ہیں وہ اس وقت کیڈٹ کالج مستونگ میں ہیں اور مارچ 2009ء میں جعفر آباد کی کلاسیں Start ہونی ہیں اس کے لیے واٹر سپلائی اسکیم دی گئی تھی جو پانی کا سسٹم تھا وہ پٹ فیڈر کینال سے تھا وہ ابھی تک وہاں ہمیں Available نہیں ہے اور جب تک پانی نہیں ہوگا تو نہ Class start ہوگی نہ Building کا کام ہوگا وہاں پر ہماری ریزیڈنٹشل کالونی ہے اس کے لیے ابھی تک فنڈ Release نہیں ہوئے وہ بھی CM صاحب سے گزارش ہے کہ آپ کے توسط سے کہ اس کو Minister Education دیکھیں اور ہمیں جتنا بھی فنڈ ہے وہ ہمیں دے دیا جائے تاکہ جو کالج مارچ میں Start ہو رہا ہے اس میں ہمیں کوئی Difficulties نہ ہو اسکے علاوہ ہمارا Main problems بلوچستان کا ہے کیونکہ یہ جو دو ہماری نہریں ہیں پٹ فیڈر کینال اور کیرتھر کینال دونوں سے ہمیں سندھ سے پانی بالکل نہیں مل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسٹر فنانس صاحب! آپ اپنی Chair پر جائیں جی رستم جمالی صاحب!  
 میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسٹرنل اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! یہ جو ایریگیشن کا سسٹم ہے اس میں دونوں نہریں ہماری ہیں اس میں جعفر آباد اور نصیر آباد ڈسٹرکٹ ہے اس میں جھل مگسی بھی ہے یہ سارا Irrigate ہوتا ہے سندھ گورنمنٹ میں اس وقت تک ہمیں 2400 کیوسک مل رہا ہے جو کہ ہمارا Last time index وہ تقریباً 51% پانی کم ہے ہماری فصل نہیں ہوگی ہماری آبادی نہیں ہوگی ہمارا ایگریکلچر نہیں بنے گا تو اس کے لیے خود میں نے سندھ کے منسٹر ایریگیشن سے بات کی تو اس نے یقین دہانی کرائی لیکن پچھلے ایک ہفتے سے ہمیں صرف Change کا پانی زیادہ Extra ملا ہے اور اس وقت تک ہم We are run about 51% ہمیں Share نہیں مل رہا ہے تو اسکے لیے CM to CM بات کی جائے CM to Prime Minister بات کی جائے اور منسٹر ایریگیشن ٹو منسٹر ایریگیشن بات کی جائے تاکہ یہ ہماری جو کمی ہے وہ پوری ہو جائے اس کے علاوہ ہمارے پاس ڈسٹرکٹ جعفر آباد میں Labour Hospital جو موجود ہے اس میں اس وقت میں خود Visit کر کے آیا ہوں

وہ ہمارے پاس سامان ہیں Equipments ہیں وہ اس لیول پر ہیں جو ہمارے پاس آغا خان میں موجود ہیں لیبر ڈیپارٹمنٹ کی یہ مہربانی ہے کہ جس نے ہمیں اتنی اچھی Facility دی ہے اس میں صرف یہ ہمارے پاس Problem ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹرز نہیں ہیں وہ جو ہمارے اسپیشلسٹ ہیں ان کو تعینات کیا جائے آپریشنز کے لیے آپریشن تھیٹر وغیرہ موجود ہے لیکن ہمارا علاقہ بہت زیادہ گرم ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہ سب اور جبکہ آباد کے درمیان ہے۔ It is hottest place of the world. تو اس میں ہماری گزارش یہ ہے کہ ہمارے وہاں آپریشن تھیٹر کے لیے یا لیبر ہال کے لیے ہمیں ACs وغیرہ کی ضرورت ہے تو یہ بھی میں Request کرونگا Health Minister سے اور لیبر ڈیپارٹمنٹ سے کہ اس کو complete کیا جائے تاکہ ہمارے جو بھی لوگ ہیں اوستہ محمد ہے جھل مگسی ہے یہ لوگ علاج معالجے کے لیے لاڑکانہ جاتے ہیں پنوعاقل کینٹ جاتے ہیں تو میرے خیال میں جتنے ہمارے پاس سامان Equipments ہیں تو ہمیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہوگی تو مہربانی کر کے ہمیں وہاں پر سب سے پہلے ڈاکٹرز Appoint کر کے دیئے جائیں اور لیبر منسٹر سے Request کرونگا کہ ہمیں 8-10 ACs کی ضرورت ہے وہ ہمیں دے دیں تاکہ اس Hospital کو Runing condition میں لاسکیں۔

Thank you very much Mr. Speaker!

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاہنواز خان مری صاحب!

میر شاہنواز خان مری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب!

جناب غلام جان بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر کوئی ممبر صاحب ہال سے باہر ہیں تو وہ اندر تشریف لائیں اب اجلاس کی کارروائی

25 جون 2008 صبح گیارہ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ایک بجکر چالیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

﴿ اجلاس منعقدہ 24 جون 2008ء بمطابق 19 جمادی الثانی 1429 ہجری بروز منگل ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
3	ضمنی مطالبات زربابت سال 2007-08 پر رائے شماری۔	3
18	بجٹ پر عام بحث۔	4

